READER BURAQ

The Love Of Evil

تحریر :مالا روحی

جنگل سرد رات میں خولناک حد تک خوف زدہ

کر رہا تھا سرد ہوا سوکھے ہو پتوں سے

شرارت کر رہی تھی

بادل آسمان پر چمک رہے تھے ہلکی ہلکی بوند باندی

تھی جنگل کے بڑے بڑے درخت ہوا کے تیزی کی

وجہ سے سایں سایں کر رہے تھے۔۔۔

رات گہری اور گہری ہوتی جا رہی تھی وہ اکیلا
اس جنگل میں ڈر سے بھاگ رہا تھا تھ میں موجود
ٹارچ ساتھ چھوڑ چکی تھی بادلوں کا چمکنا
اس وقت کسی نعمت کی طرح لگ رہا تھا۔۔۔

بادلوں کے چمکنے سے ہی تو سامنے رستہ تھوڑا
دیکھ رہا تھا و گرنہ ہر طرف صرف اندھیرہ خوف
اور موت تھی اندھی گہری رات درختوں کا جھومنا
بادلوں کا چمکنا سب اسے خوف زدہ کر رہا تھا۔۔۔۔

پر اس سے بھی زیادہ خوف زدہ کر رہی تھی اسے
اس جگہ کی پر اسرار حقیقت جو وہ کچھ پل
پہلے اپنی اانکھوں سے دیکھ کر آیا تھا وہ پرانی حویلی

کی ڈائن کو دیکھ کر آیا تھا جو ایک بڑے سے محل
میں رہتی تھی۔۔۔۔

اور وہ اپنی خوبصورتی کو قائم رکھنے کے لئے
لوگوں کا خون پیتی تھی وہ بہت خوبصورت تھی
اور وہ ہمیشہ خوبصورت رہنا چاہتی تھی کیونکہ
اسے کسی کا انتظار تھا اور اس انتظار تک پہنچنے
کے لئے اسے خود کو جوان رکھنا تھا۔۔۔۔۔۔

بس کرو نور خدا کا واسطا ہے یہ ھورر سٹوری
کا پٹارہ لے کر یہاں سے چلی جاو کیسی کہانی لکھی
ہے تم نے اس پر کوئی یقین کرئے گا کیا عجیب
وہ ڈائن تھی خون پیتی تھی کسی کے لئے انتظار

کرتی تھی ارمان نے اس کے ہاتھ میں
پکڑی کتاب کو اٹھا کر بیڈ پر پھینکا۔۔۔۔۔۔

ایسی کہانی اگر لکھو گی تو کبھی بھی کچھ نہیں
کر پاو گی ارمان نے نور کی طرف دیکھا جو اس
وقت غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی اپنے بھائی
کی اسی حرکت پر ایک تھپڑ اسے جھڑ دینے کا من
کر رہا تھا پر بڑے بھائی کی عزت کا لحاظ کر گئی تھی۔۔۔۔۔

بھائی میری کہانی اچھی نہیں ہے کیا پاس بیٹھے
اہل کی طرف دیکھا جو کہانی سننے میں تو بالکل
بھی انٹرسٹڈ نہین تھا پر اپنی چھوٹی بہن کا دل رکھنے
کے لئے پاس بیٹھا تھا۔۔۔۔

نہیں کس گدھے نے یہ سب کہا ہے تمہاری
کہانی تو بہت کمال کی ہے اہل نے موبائل
کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا اچھا ایسا ہے
کیا ارمان نے اہل کی طرف سوالیہ نظروں سے
دیکھا ہاں ہاں اہل نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تو یہ بتائے اہل بھائی کہ سٹوری کی
ہیروئن یعنی کہ ڈائن کا نام کیا تھا ارمان نے شرارت
سے پوچھا تو اہل نے اسے گھورا بتائے بتائے کیا نام
تھا ارمان نام پر زور ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔

میرے خیال میں پشیمنہ نام تھا اہل کا جواب

سن کر نور روہانسی ہوئی پشمینہ نہیں یمشینا

نور نے درستگی کی ہاں زیادہ فرق تو نہیں ہے

پشمینہ یمشنا ایک جیسا ہی تو ہے اکی

دو کی کا ہی فرق ہے۔۔۔۔۔۔

ارمان نے مسکراتے ہوئے کہا آپ دونوں بھائی

میرے کسی کام کے نہیں ہیں آپ کو میری کوئی

پرواہ نہیں ہے اگر کل یہ سٹوری ٹھیک سے

پرفام نہیں ہوئی تو اس کے ذمے دار آپ ہوں

گے نور نے منہ پھلا کر بیڈ سے اپنی بوک آٹھائی۔۔۔۔۔

تو کیا ضرورت ہے یہ چڑیلوں بھوتوں کی

کہانی لکھنے کی کوئی انسانوں کی کہانی لکھو

نا نور ارمان کھڑا ہوا اب مجھ سے یہ پشمینہ
کی کہانی نہیں سنی جاتی جا رہا ہوں میں
ارمان کو جاتے
دیکھ کر نور نے منہ بنایا۔۔۔۔۔

بھائی دیکھے نا یہ میری کہانی کیوں نہیں سن
رہے ہیں نور نے کہا تو اہل نے ارمان کی طرف
دیکھ کر ہاتھ باندھے اور کچھ دیر اسے بیٹھ
جانے کا کہا ارمان دوبارہ صوفے پر بیٹھا
تو پانچ منٹ میں بتادو آگے جو جو ہوا۔۔۔۔

اس کے بعد میں چلا جاوں گا ارمان پھر اسے
چیڑاتا ہوا بولا اہل نے نور کو خاموش رہنے

کا اشارہ دیا اور کہانی سنانے کا کہا ہاں کہاں تھے نور نے گلے کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں وہ انتظار کر رہی تھی نا کسی کا ارمان نے یاد دہانی کروائی یمشینا جس کا کئی سالوں سے انتظار کر رہی تھی وہ آ کر آہ گیا تھا اس سے ملنے وہ اس کی خوشبو کے پیچھے اس پرانی حویلی تک جا پہنچا تھا۔۔۔۔۔

یمشینا ایک کالے رنگ کی ساڑھی کو پہنے اس کی نظر کے سامنے تھی اور وہ مسلسل اس کے حسن کو دیکھے جا رہا تھا وقت موم کی طرح پگھل رہا تھا نظریں نظروں میں الجھ چکیں تھیں یمشینا

کا ہر قدم ان کے فاصلوں کو کم کر رہا تھا۔۔۔۔

نور کہانی میں کھوئی ہوئی تھی ارمان اور اہل
دونوں خاموشی سے وہاں سے جا چکے تھے
ارمان بھاگ کر اپنے کمرے میں داخل ہوا
اور اہل بھی فورا اپنے روم میں جا گھسا تھا۔۔۔۔

شکر ہے توبہ کیسی پاگل سی بہن ہے ہماری
کون لکھتا ہے ایسی کہانیاں ارمان شوز پاوں
سے نکالتا بیڈ پر لیٹا بلینکٹ کو خود پر ٹھیک
سے اوڑھتا بس اب سونا چاہتا تھا پیچھلے دو
گھنٹوں سے نور انھیں کہانی سنا سنا کر پاگل کر رہی تھی۔۔۔۔

ارمان نے کروٹ بدلی اور آنکھیں بند کیں

۔۔۔ایک سرسراہٹ اس کی سماعتوں سے

ٹکرای تھی ارمان کی نظر کمرے کی کھڑکی

پر گی جس کا پردہ ہوا سے ہل رہا تھا

اتنی ٹھنڈی ہوا کمرے میں آرہی ہے

اور اب مجھ میں آٹھنے کی ذرا بھی ہمت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

ارمان نے کمفرٹر کو اور اچھے سے اوڑھتے ہوئے

لائٹ آف کر کے آنکھیں بند کیں وہ سوچکا تھا

کمرے کی کھڑی اپنے آپ

بند ہو چکی تھی ہوا روک گئی تھی

خاموشی چھا گئی تھی

نوران کو کہانی سناتے سناتے ہی تھک کر سو گئی
تھی نوران دونوں کی پندرہ سالہ بہن تھی جو
کہ اپنی سکول پر مانس میں اپنی لکھی گئی کہانی کو
پر فام کرنے والی تھی صبح ہو چکی تھی ارمان اور
اہل نور کے گارڈین تھے کیونکہ بچپن میں ہی
نور کے امی ابا کی موت ہو گئی تھی

حسب معمول اہل نے آٹھ کر ناشتہ بنایا تھا اور
نور کو آٹھانے کے لئے ارمان آیا تھا لیکن اس کے
جگانے سے پہلے ہی وہ آٹھ کر بیٹھی تھی اور اپنی
کتاب کو دیکھ رہی تھی نور چلو ناشتہ کر و

ارمان کی بات پر بھی وہ خاموش تھی

نور کیا ہوا ہے چلو نا سکول نہیں جانا کیا آج تو
ڈرامہ بھی کرنا ہے تمہیں ارمان نے اسے ہلایا
مجھے کوئی ڈرامہ نہیں کرنا ہے بھائی نور کے
منہ سے نکلے لفظوں پر اسے یقین نہیں آرہا تھا
وہ کل سے بہت ایکسائیٹڈ تھی پھر اچانک
ایسا کیا ہوا تھا جو

وہ انکار کر رہی تھی کیا ہوا ہے نور ارمان
اس کے پاس بیٹھا یہ کہانی میری نہیں تھی
میری ایک دوست کی لکھی گئی تھی جو اس نے
اپنے گاؤں کی کسی روح کے بارے میں لکھی تھی

اور نور نے ارمان کی طرف دیکھا

اس کی موت ہو گئی بھائی نور نے حیرانگی سے
کہا تو ارمان نے اس کی طرف دیکھا کیا کس طرح
ایکسڈینٹ ہو گیا اس کا اور وہ نور نے سامنے
پڑی اس کتاب کو دیکھا میں تو نہیں پر فام کرنے
والی اس پر بھائی اس کو باہر پھینک دیجیۓ

ارے ایسا کچھ نہیں ہوتا ہے بے وقوف لڑکی اس
بچاری کا ایکسڈینٹ ہو گیا اور اس کی موت ہو
گئی اب اس میں اس بچاری بوک کی کیا غلطی
ہے تم بوک کو چھوڑو میں لے جاتا ہوں یہ سب
مت سوچو تم نور پشمینہ نے کچھ نہیں کیا

ہے اس کا نام بدنام مت کرو ارمان شرارت سے کہتا

چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ارمان اس بوک کو کمرے میں رکھ کر چلا گیا تھا

اہل اور ارمان کے ساتھ نور بیٹھی تھی اور اب سکول

میں کی جانے والی پرمانس کا بھوت اس کے سر سے اتر چکا تھا

اچانک اپنی دوست کی موت کا سن کر شدید افسردہ تھی

اور ڈری ہوئی بھی اسی لئے سکول بھی نہیں گئی

تھی ارمان اور اہل ایک ریسٹورنٹ کے اونر تھے

اچھے خاصے امیر بھی تھے پر ان کے گھر میں ان

تین لوگوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا آج نور

کے پریشان ہونے کی وجہ سے وہ دونوں ریسٹورنٹ

نہیں گئے تھے نور کو سولانے کے بعد وہ دونوں اپنے
اپنے کمروں میں چلے گئے تھے ارمان فریش ہو کر
روم میں آیا تو وہ کتاب جو صبح روم میں رکھ کر گیا تھا اب تک وہیں تھی

ارمان نے بوک آٹھائی اور زرا سہولت ست بیڈ کراون
سے ٹیک لگاتا بیٹھ کر اس کتاب کو کھولا اس میں لکھیں
باتین پڑھ کر مسکرا آٹھا تھا اسے سب سے دلچسپ کردار یمشینا کا ہی لگا تھا وہ
خوبصورت تھی حسین تھی پر
ڈائن تھی سوچ کر مسکرا رہا تھا گاوں کا نام کیا
ہے سیاہ حویلی۔۔۔۔۔

کیا سچ میں بھوت چڑیل ہوتے ہیں کیا اس سیاہ
حویل نامی گاوں میں کوئی یمشینا ہے کوئی لڑکی

ہے جو رات میں جنگل میں گھومتی ہے کیا ایسا

کچھ ایس کچھ سچ میں ہے ارمان کے من میں

سو سوال آٹھ بیٹھے تھے اب کہانی اور کردار دونوں

ہی دلچسپ لگ رہے تھے وہ گاوں اس گاوں

کی بدروح۔۔۔۔

اس سے ملنے کی چاہت اسے ڈھونڈنے کی خواہش اس

وقت اس کے اندر امڈی تھی پر رات گہری ہو چکی

تھی اور نیند بھی عروج پر وہ کتاب اپنے سینے پر

رکھے لیٹ گیا تھا کچھ ہی دیر میں وہ سو چکا تھا

لائیٹ ان تھی کتاب ہاتھ میں تھی اور کمفرٹر

اس کے پاوں پر ہلکا سا اوڑھا ہوا تھا اس

کے ہاتھ سے وہ کتاب ہوا میں اچھل پڑی تھی۔۔۔

کتاب سیدھی سائیڈ ٹیبل پر رکھی گئی تھی اور

کمفرٹر اس پر مکمل طور پر اوڑھ دیا گیا تھا

لائیٹ آف ہو چکیں تھیں ہر طرف خاموشی تھی

سوائے اس کمرے کے اس کمرے میں گونجتی پائل

کی آواز کو کوئی بھی سن سکتا تھا پر ارمان بے خبر

سو رہا تھا

ارمان کی آنکھ کھولی تو صبح کے دس ہو رہے تھے

وہ اتنی دیر تک سو رہا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا ارمان

تیزی سے آٹھا اور تیار ہو کر ریسٹورنٹ کے لئے نکلا

نور اپنے سکول جا چکی تھی اہل ریسٹورنٹ پہنچ چکا

تھا ارمان لیٹ ہو گیا تھا ریسٹورنٹ جاتے ہوئے
وہ ہر روز ہی ایک جگہ روک کر ایک فقیر کو

کو کچھ کھانے کو دیتا تھا آج بھی اسی جگہ پر وہ
اسے کھانا دینے کو روک گیا تھا وہ فقیر بیٹھا تھا ارمان
کے قریب آتے ہی اس کی طرف غور سے دیکھنے لگا
اور مسکرایا وہ تم سے ملنا چاہتی ہے فقیر کے منہ
سے یہ بات سن کر ارمان مسکرایا وہ پاگل ہے یہ سب
جانتے تھے

تو ارمان بھی اس کی بات کو اگنور کر کے چلا گیا
تھا پر کوئی تھا جو سچ میں اس سے ملنا چاہتا تھا

وہ اس کا انتظار کر رہی ہے کئی سالوں سے اس
سیاہ حویلی میں ہر روز وہ اسے ڈھونڈنے کے لئے جنگل
میں جاتی ہے پر وہ نہیں ملتا اور پھر روتی
ہے اس کی سسکیاں پورے جنگل کو دہلا دیتی ہیں

نور پھر سے اہل اور ارمان کے سامنے بیٹھی یمشینا
کی کہانی کو سنا رہی تھی جو وہ آج پھر اپنی کسی
دوست سے سن آئی تھی ارمان اور اہل ماتھا پیٹ
رہے تھے اپنی بہن کے منہ سے پھر وہی کہانی سن
کر بس خود کو مار ڈالنے کا من کر رہا تھا کیونکہ
یہ کہانی انھیں وہ دس بار سنا چکی تھی

مگر آج کوئی نئے راز اس پر آفشاں ہوئے تھے جو
وہ اپنے بھائیوں کو بتانا چاہتی تھی نور کی باتیں
سننے کے بعد اس کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر
ان دونوں نے اسے خاموش کروایا تھا نور منہ
بناتے ہوئے خاموش ہوئی وہ تینوں اس وقت
ریسٹورنٹ میں موجود تھے

نور نے منہ بنایا اور موبائل میں کچھ دیکھنے لگی
ارمان اور اہل دونوں ریسٹورنٹ کے کاموں میں
مشغول ہو گئے تھے نور موبائل میں ویڈیو دیکھ
رہی تھی سامنے آ کر ایک عورت بیٹھی تھی جس
نے کالے رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے نور نے خاص
دھیان نہ دیتے ہوئے

پھر سے موبائل میں دیکھنا شروع کیا وہ ہاتھ جو سامنے بیٹھی عورت نے ٹیبل پر رکھا تھا دیکھنے کے بعد نور نے اس کے ہاتھ کو خوف سے دیکھتے ہوئے اپنی نظر کو اس عورت کے چہرے کی طرف کیا ہاتھ دیکھنے پر ہی نور کے دل کی دھڑکن بڑھ گئیں تھیں چہرے پر پسینہ تھ نور نے اس عورت کی طرف دیکھا

جس کا چہرہ انتہا کا خوفناک تھا اس کا ہاتھ جلا ہوا تھا اور اس کا چہرہ ڈراونا تھا اس منظر کو دیکھنے کے بعد نور کی چیخیں پورے ریسٹورنٹ میں گونج رہیں تھیں وہ کالے لباس میں ملبوس عورت غائب ہو چکی تھی مگر ڈر کی ایک چھاب وہ اس پر

چھوڑ گئی تھی وہ کون تھی

نہیں معلوم تھا پر وہ کوئی انسان نہیں تھی یہ نور سمجھ چکی تھی اس کی حماقت کی وجہ سے اس کے ساتھ یہ ہوا ہے وہ جانتی تھی ارمان اور اہل اس کی چیخیں سن کر وہاں پر فوراً ہی پہنچے کیا ہوا ہے نور بھائی چڑیل ہیں یہاں پر

نور نے آنکھیں بند کر کے سامنے کی کرسی کی طرف انگلی کی مگر سامنے کوئی نہیں تھا نور کی ڈری ہوئی باتیں بہتے آنسو دیکھ کر اس کے بھائی بھی ڈر گئے تھے مگر اس وقت وہاں کوئی انسان موجود نہیں یہ کوئی اندھا بھی دیکھ سکتا تھا

بحر حال اسے گھر لایا گیا تھا گھر آتے ہی وہ سخت بخار
میں مبتلا ہو گئی تھی بے ہوش اور بے حس پڑی تھی
ارمان اور اہل اس کے پاس بیٹھے تھے یہ اچانک سے کیا
ہوا ہے کوئی بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا نور کی حالت
ٹھیک ہونے کی جگہ اور بگڑتی جا رہی تھی جس
کو دیکھتے اسے ہاسپٹل میں ایڈمٹ کیا گیا تھا

دو ہفتے گزر چکے تھے مگر بخار کم ہونے کا
نام نہیں لے رہا تھا رنگت سفید پڑ چکی تھی جیسے
جسم کا سارا خون کسی نے نچوڑ لیا ہو آنکھیں
ڈھل چکیں تھیں وہ ہوش میں بہت کم ہوتی
تھی اگر ہوش میں آتی تھی تو پھر سے کسی

ڈراونے چہرے کا ذکر کر کے بے ہوش ہو جاتی
تھی

ہر ڈاکٹر سے علاج کے بعد بھی کچھ نہیں ہوا تھا
اہل کی منگیتر ارساوہاں آج رات نور کے پاس روکنے
والی تھی اہل بھی وہیں تھا ارمان گھر لوٹ آیا تھا
اپنی بہن کی حالت دیکھ کر بہت پریشان تھا کھانا
نہیں کھایا تھا بس اپنے درد سے ٹوٹتے جسم کو آرام
پہچانا چاہتا تھا مگر

نیند بھی کہاں آتی ان کی نازک پھول سی بہن کس
مرض کی شکار ہو گئی ہے یہ سوچ سوچ کر پریشان
ہو رہا تھا پردے کی سرسراہٹ اس کے کانوں سے ٹکرائی

تھی مگر یہ عام سی بات ہے

وہ جانتا تھا اپنے بیڈ پر کسی کی موجودگی کا احساس
اسے ہوا تھا مگر وہ ساکت تھا ایک ایسی خوشبو
جو روح کو بھی مہکا جائے اسے آئی تھی کوئی حسین
احساس دل میں آٹھا تھا پیچھے دیکھنا چاہتا تھا
مگر ڈر اسے موڑنے نہیں دے رہا تھا

کو کون ہے ارمان نے اپنی پیٹھ کو تھوڑا گھوما
کر دیکھا پر کوئی نہیں تھا خوشبو اور آواز دونوں
ہی حستم ہو چکیں تھیں ارمان لیٹ گیا اور کروٹ
بدل کر آنکھیں موندئیں وہ سوچکا تھا ارسا
نور کے پاس بیٹھی تھی

اہل اس سے تھوڑے فاصلے پر صوفے پر بیٹھا تھا
سنئے اہل ارسا نے اسے آواز دی کیا ہم نور کو کسی
پیر کسی عامل کو دیکھالیں مجھے لگ رہا ہے اللہ
نہ کرئے نور پر کسی آسیب کی بری نظر ہے ارسا
نے کہا تو اہل سوچ میں ڈوبا ارمان کو غصہ آتا
ہے اسی باتوں سے وہ نہیں مانے گا

اہل نے کہہ کر بات ٹالنے کی کوشش کی اہل اس طرح
تو نور ٹھیک نہیں ہو رہی ہے نا کیا مسئلہ ہے اگر
ہم دیکھالیں کسی عامل کو تو اور ویسے بھی ہم ارمان
کو معلوم نہیں ہونے دیں گے میں بابا کو صبح جلدی

بلا لیتی ہوں ارمان کے آنے سے پہلے ہی وہ چلے جائیں گے

ارسا نے کہا تو اہل نے اثبات میں سر ہلایا بس نور کسی طرح ٹھیک ہو جائے یہی وہ چاہتے تھے ارسا نے بابا کو بلا لیا تھا اور نور کو دیکھتے ہی وہ بابا سمجھ گئے تھے کہ مسئلہ کیا ہے انہوں نے نور پر کچھ پڑھ کر دم کیا اور اس کے چہرے پر دم ہوا پانی چھڑکا

کچھ ہی دیر میں وہ آٹھ بیٹھی تھی بابا کھڑے ہوئے سنو بابا نے اہل کو اشارہ کیا یہ بچی ایک آسیب کی نظر میں آہ گئی ہے اس نے اسے غصہ دلایا ہے بچی اب اس جگہ نہیں رہ سکتی کہیں دور لے

جاواسے کسی دور جگہ سیاہ حویلی سے دور

بابا نے کہا ارمان کمرے میں داخل ہوا کیا ہو

رہا ہے یہاں پر کیا ہے یہ سب کون ہے یہ ارمان

نے کہا اور نور کی طرف دیکھا جو بیٹھی تھی انہوں

نے نور کو جگایا ہے ارسا بولی تو ارمان نے گھور

کر اس کی طرف دیکھا کیا ہوا تھا نور کو جو

اس بابا نے اسے آٹھایا ہے

ارمان نے خفگی سے کہا تو بابا نے غور سے اسے دیکھا

تمہاری بہن پر آسیب کا سایہ ہے ارمان کے سامنے

بابا نے کہا تو ارمان نے اہل کی طرف دیکھا وہ کسی

کو کیا ہی کہتا اہل نے ارسا کو اجازت دی تھی

اسی لئے اس نے یہ بابا بلایا تھا

ارمان باہر چلا گیا تھا وہ بابا بھی وہاں سے جا چکا
تھا نور اب بیٹھی تھی اور ہر ڈر سے آزاد تھی ارمان
ہاسپٹل کے باہر کھڑا سگریٹ پھونک رہا تھا
وہ بابا جاتے ہوئے اس کے پاس رو کے یہاں سے
سے پچاس کلو میٹر ایک جنگل ہے جنگل کے
بیچ و بیچ ایک حویلی ہے

سیاہ اور کالی حویلی کے نام سے ایک جن کا خاندان
وہاں رہتا ہے وہ حویلی پچیس پہلے جلا دی گئ
تھی سنا ہے سب حستم ہو گئے پر کبھی کبھی دیکھتی
ہے اس جنگل میں سفید لباس میں ملبوس ایک

لڑکی ڈرتے ہیں لوگ اس جگہ سے کوئی نہیں جاتا

ہے وہاں

تمہاری بہن پر جو آسیب اور شیطانی طاقت تھی

وہ سیاہ حویلی سے آئی تھی وہاں وہ ڈائن رہتی ہے

جتنا جلدی ہو سکے یہاں سے چلے جاو بہتر ہے تمہارے

لئے اور اس کے لئے بھی وہ بابا وہاں سے جا چکا تھا

ارمان اس کی باتیں سن کر پل بھر کے لئے سوچ میں

مبتلا ہو گیا تھا

مگر اب دلچسپی اور بڑھ گئی تھی وہ اس جگہ کے

بارے میں اب جاننا چاہتا تھا آخر وہ لڑکی کون تھی

وہ جگہ کیا تھا جاننے کے لئے اب وہ بے تاب تھا

مگر اہل بھی اب ڈر چکا تھا اور بابا کے دیے ہوئے

مشورے کے مطابق وہاں سے جانا چاہتے تھے

ارسا اور نور دونوں پیکنگ میں مصروف تھیں اہل

بھی اپنے روم میں سب سمیٹ رہا تھا پر ارمان

کمرے میں بیٹھا اس کتاب کے صفوں کو کنگھال

رہا تھا کیا سچ میں وہاں کوئی بدروح یا چڑیل ہے

اگر ایسا کچھ ہے تو میں سچ میں اسے دیکھنا

چاہتا ہوں اگر کوئی یشمینا سچ میں ہوئی تو

اس سے شادی کر لوں گا میں تو اور اگر نہیں ہوئی

تو سب سے پہلے اس بابا کا سر پھاڑوں گا پر کیا کروں

یہ سب توڈر پھوک ہیں بھاگنے کے چکر میں ہیں
ان لوگوں کے ساتھ گیا تو کیسے جاوں گا اس جگہ
پر ارمان نے موبائل آٹھایا ہاں یہ ٹھیک ہے

بھائی ارمان باہر آیا بھائی وہ میرے دوست کا ایکسڈینٹ
ہو گیا ہے اس کے ساتھ ہاسپٹل جا رہا ہوں آپ
لوگ ائیرپورٹ پہنچے میں بھی پہنچتا ہوں ارمان
کہتا وہاں سے بھاگا تھا ارمان کہاں جا رہے ہو بتاو
تو اہل نے آواز دی مگر اس وقت اس کے سر
پر اس سیاہ حویلی کو دیکھنے کا بھوت سوار تھا

اپنی کار کو سٹارٹ کرتے ضرورت کا سارا سامان لیے

وہاں سے جا چکی تھا اہل نور اور ارسا تینوں ائیر
پورٹ پہنچ چکے تھے نور کو ارسا کے ساتھ ابروٹ
بھیجنے کا پلین کی گیا تھا ارسا اہل کی خالہ کی بیٹی
تھی اور اس کی منگیتر بھی تھی

نور کی طبعیت کی ناسازی کی وجہ سے وہ وہاں کچھ
دنوں کے لئے آئی تھی اپنی ماں کے کہنے پر ہی ارسا
نے اس بابا کو دم کے لئے بلایا تھا اور اب اپنی امی
کی سخت انسٹریکشن پر وہ نور کو ساتھ لے کر
جا رہی تھی اہل اور ارمان بھی کچھ دونوں تک

ان کے ساتھ جانے والے تھے مگر ارمان آخری وقت
پر مکر چکا تھا میسج کر کے کچھ الٹا سیدھا بتا

کر اپنے نہ جانے کا بتادیا تھا اہل سے یہ ہی کہا تھا
کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ٹریپ پر جا رہا
ہے پر وہ حقیقت میں کہاں جا رہا ہے یہ کسی
کو معلوم نہیں تھی

اہل اور نور کچھ دنوں کے لئے ابروٹ چلے گئے
تھے اور ارمان اب مزے سے اس حویلی اور جنگل
کو ایکسپرینس کرے گا یہی سوچ کر اس گاوں
کی طرف چلا گیا تھا وہ گاوں کے داخلی رستے پر
موجود ایک سنسان پرانی حویلی تھی جو کہ

بہت خوفناک اور قدیم تھی اس کا سب سے بڑا
ڈر یہ تھا کہ وہ جنگل کے

بیچ و بیچ بنائی گئی تھی

گاوں کے داخلی رستے پر موجود ہونے کی وجہ سے وہ

گاوں کالی نگری یا سیاہ حویلی کے نام سے مشہور

تھا وہاں پر کار کو روکتے اپنے رہنے کا کچھ انتظام

کرنا چاہتا تھا

مگر وہاں کوئی خاص انتظام اسے نہیں ملنے والا

یہ وہ سمجھ گیا تھا وہ جلدی جلدی میں یہ

بھی بھول گیا تھا کہ وہ کہاں رو کے گا وہ گاوں

تھا ایک چھوٹا سا عام سا گاوں وہاں کوئی

ریسٹورں ٹ یا ہوٹل نہیں تھے

کھانا لے کر کار میں بیٹھ گیا تھا کار ایک دوکان

کے قریب روک کر بیٹھا تھا کھانا کھانے کے بعد
کار کی لائیٹ آن کر کے بیٹھا اپنے موبائل کو دیکھ
رہا تھا جس پر سگنل کا نام و نشان تک نہیں تھا
ارمان نے موبائل رکھا اور اپنے بیگ سے وہ بوک نکالی

یمشینا کیا یہیں رہتی ہو تم ارمان نے کتاب کے پنوں
کو پلٹتے ہوئے کہا کیا کروں جنگل میں چلوں کیا
ہاں ویسے بھی بھوتنی ہے تو رات میں ہی نکلے
گئی نا ارمان نے کار سٹارٹ کی اور گاوں کی داخلی
سرحد پر موجود جنگل پر آہ پہنچا اپنے بیگ سے

ٹارچ لے کر کار سے نڈر ہو کر باہر نکلا اور جنگل

کے اندر جا گھسا اس جنگل کے اتنے قصے سننے کے بعد

بھی ڈر کہیں دیکھائی نہیں دے رہا تھا جنگل کے اندر

بڑھتا جا رہا تھا ٹارچ کی مدد سے وہاں موجود سبھی

چیزوں کو دیکھنے لگا

وہ کس قدر دلیری سے آگے بڑھ رہا تھا پر بات اس

چیز پر ختم نہیں ہوئی تھی ارمان مسکرایا اور

اس کا نام لیا یمشینا جی کہاں ہیں آپ ارمان مذاق

اڑاتے ہوئے بولا اسے کسی کی ہی بات پر کچھ یقین

نہیں تھا جنگل میں آگے تک بڑھنے پر بھی کوئی

نظر نہیں آیا تھا

ارمان ناامید ہو کر موڑ گیا تھا وہاں کوئی نہیں

ہے یہ فیصلہ وہ کر کے موڑ گیا تھا جنگل میں موڑ نے

پر اپنے پیچھے سے آتی آواز اسے چونکا گئی تھی کسی

چھنکار کی آواز تھی قدموں کے اٹھنے کی آواز تھی

جو اسے سنائی دے رہی تھی ارمان جھٹ سے موڑا

اور ٹارچ کی روشنی کو ادھر ادھر مارا مگر کوئی

نہیں تھا ارمان ٹارچ کو لے کر موڑا اور اب اس کا

سیدھے اپنے گھر جانے کا ارادہ تھ رات گہری سے

گہری ہوتی جا رہی تھی چاند عروج پر تھا مکمل

تھا مگر وہاں موجود گھنے درخت چاند کی روشنی

کو زمین تک پہنچنے نہیں دے رہے تھے

ارمان جنگل سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہا تھا مگر ایکسائمنٹ میں وہ رستہ بھول گیا تھا وہ کہاں سے داخل ہوا تھا اسے یاد نہیں تھا اور اب کہاں جانا ہے وہ بھول چکا تھا ارمان کی ٹارچ بھی اس کا ساتھ چھوڑ چکی تھی

بیٹری لو ہو گئی تھی وہ پیچھلے دو گھنٹوں سے اس جگہ کے گول گول چکر لگا رہا تھا اور تھک ہار کر بیٹھ گیا تھا یار کیسے نکلوں میں یہاں سے آسمان اچانک ہی رنگ بدل چکا تھا ابھی رات حسین اور نمایاں تھی اور ابھی ہی رات گہر آلود ہو گئی تھی

آسمان پر بادل تھے ہوا تیز نہیں تھی پر جتنی تھی

ایک اکیلے انسان کو خوف زدہ کرنے کے لئے کافی تھی

ارمان نے ٹارچ کو پھر سے چلانے کی کوشش کی تھی

مگر ہر کوشش ناکام تھی آج رات اس کے ساتھ

کیا کیا ہونے والا تھا وہ نہیں جانتا تھا

ارمان نے آنکھیں موندئیں وہ انجانی مگر مسحور

کن خوشبو پھر سے اس کی سانسوں میں گھلی تھی

جس خوشبو کو اس نے آج سے کچھ دن پہلے اپنی

سانسوں میں سماتے محسوس کیا تھا وہ کہاں

سے آرہی ہے وہ خوشبو سونگھنے کے بعد

وہیں مدہوش بیٹھا تھا

مگر اس خوشبو کے ساتھ ایک آواز بھی اس کے
کانوں میں گونجی تھی پائل کی چھنکار کی آواز
سن کر ارمان نے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور کھڑا
ہوا کون ہے یہاں پر کون ہے ارمان نے کہا تو
پائل کی آواز بڑھ گئی تھی وہ پائل کی آواز
سن کر اس آواز اور خوشبو کے پیچھے بھاگا
تھا

آج تو معلوم کر کے ہی رہوں گا ارمان اس خوشبو
کا پیچھا کرتا سیدھا سیاہ حویلی کے
دروازے پر
پہنچ آیا تھا ایک پر اسرار جگہ ایک خولناک حویلی

پائل کی مسلسل آواز دل دہلا دینے والا منظر اب
ڈر نظروں سے جھلک رہا تھا

کون ہے یہاں ارمان نے کہا اور اسے حویلی کے کھلے
دروازے کے اندر داخل ہوا کون ہے ارمان نے
کہا وہ دروازہ اپنے اپ بند ہو گیا تھا جس سے
ابھی ابھی وہ اندر داخل ہوا تھا ارمان نے موڑ
کر دیکھا پر دروازہ بند تھا

میں نے پوچھا کون ہو تم ارمان کے سوال پر
پھر سے پائل کی چھنکار اسے سنائی دی تھی آپ
ہمارے گھر میں آئے ہیں یہ سوال ہمیں آپ
سے کرنا چاہیے ہے نہ کہ آپ کو ہم سے ہمارے

گھر میں

کیا کر رہے ہیں یہ بتائیے مجھے

کسی لڑکی کی آواز سن کر ارمان کی آنکھیں پھٹیں تھی

ارمان موڑا سامنے کا منظر نا قابل یقین تھا سامنے کوئی

عام لڑکی نہیں ضرورت سے زیادہ حسین چہرہ اور

سراپہ لیے وہ اس کے سامنے کھڑی تھی ارمان کی نظریں

روک چکیں تھی اس قدر حسن اس نے آج تک نہ تو

دیکھا تھا نہ ہی سنا تھا

حسن اس پر ختم ہو رہا تھا ایسا کہنا غلط نہیں تھا وہ

سفید رنگ کی ایک خوبصورت اور سادہ فراک میں

ملبوس اس کی نظر کے سامنے کھڑی تھی وہ وہی تھی جیسے حویلی کی ڈائن کہا

جاتا تھا وہ وہی تھی جس کے

نام سے لوگ خوف زدہ ہوتے تھے

وہ وہی تھی جس کو ڈھونڈتا ہوا وہ وہاں پر آیا تھا

اس قدر حسین چہرے پر دلکش بہکا دینے والا

سراپہ کیسے ہی کوئی مرد اپنی نیت اس کے سامنے

سنبھالتا نکھری دودھیا رنگت گلابی گال سرخ

ہونٹ اور ان پر نمی لمبے بال کھلے ہوئے

سینے پر پھیلا ہوا گولڈن دوپٹہ وہ انسان تو

تھی ہی نہیں کوئی پری تھی جو بلا تھی پر انسانوں

سے زیادہ حسن کی مالک تھی ارمان کا کھو جانا

اسے مسکرانے پر مجبور کر رہا تھا کون ہیں بتائیں
گے آپ ہمیں سامنے سے آتے سوال پر

ارمان کچھ ہوش میں آیا تھا آپ یمشینا ہیں وہ اس
وقت بھی اتنا ہی نڈر تھا جتنا اس جنگل میں آنے
سے پہلے اسے دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا کہ وہ اسے
جانتا ہو کوئی رشتہ اور گہرا ہو ارمان کے سوال
پر سامنے کھڑی لڑکی مسکرائی تھی وہ تو کب کی
مر گئی

میں تو اس کی روح ہوں یہ بات سننے کے بعد ارمان
کے ہاتھ سے ٹارچ گری اور ارمان کچھ قدم پیچھے
ہٹا وہ لڑکی تیز قدموں سے اس کی طرف بڑھتی اس

کا ہاتھ تھام گئی تھی ارمان کو اپنی طرف کھینچتی

ایک پل کے لئے اس کے حواس باختہ کر چکی تھی

پیچھے گر جاتے آپ

اس لڑکی نے کہا تو ارمان نے پیچھے موڑ کر دیکھا

جہاں ایک بالکنی تھی اور وہ بالکنی عین

کھائی کے اوپر بنائی گئی تھی ارمان نے اس کی نظروں

میں کس قدر الجھا تھا نام کیا ہے آپ کا اس

لڑکی کا لہجہ انتہا سے زیادہ میٹھا تھا ہاتھ ارمان

کے چہرے پر حرکت کر رہے تھے

وہ ہوش کھو بیٹھا تھا وہ نظروں سے کوئی جادو

چلاتی اسے اپنے قابو میں کو رہی تھی وہ وہاں آنے
والے ہر کسی کے ساتھ کیا یہی کرتی تھی یہ آج
تک کوئی نہیں جان پایا تھا ارمان نے اس سے دوری
اختیار کی آپ کا نام کیا ہے پھر سے وہی سوال
اس خالی اور سنسان حویلی میں گونجا تھا

ارمان نے اس کی طرف دیکھا اور چپکے سے اس
کے ہاتھ کو چھوا وہ سچ میں معلوم کرنا چاہتا
تھا کہ وہ کوئی انسان ہے یا روح وہ لڑکی اس
کے اس عمل پر مسکرائی ہاتھ کو آگے بڑھاتے
اسے چھونے کا اشارہ دیا تھا چھو کر دیکھ لیجئے
ہم انسان ہیں

اس لڑکی نے کہا تو ارمان نے اس کے دودیا سفید ہاتھوں
پر نظر ڈالی اور چھو کر دیکھا وہ انسانوں جیسی ہی
لگ رہی تھی تو مسکرایا آپ تو انسان ہیں میں یونہی
ڈر رہا تھا ارمان نے مسکرا کر کہا اور اس کی طرف
ہاتھ بڑھایا ارمان نام ہے میرا میں یہاں پاس ہی
رہتا ہوں

جنگل میں کھو گیا تھا ارمان نے سفید جھوٹ
بولا وہ لکی مسکرائی غزل نام ہے میرا آخر
اس لڑکی نے اپنا نام بتا دیا تھا ارمان مسکرایا
او کے غزل جی سوری میں چلتا ہوں ارمان نے کہا
اور موڑا ارمان اتنی رات میں بارش میں کہاں جائیں
گے آپ روک جائے

تھوڑی دیر پھر چلے جائے گا غزل کی مسکراہٹ
جادوئی تھی اس کا روکنا اسے حکم دینے جیسا
لگا تھا وہ غزل کے کہنے پر روک گیا تھا غزل نے گھر
کی لائٹ آن کیں تھیں تو وہ گھر باہر سے دیکھنے میں
اور اندر سے دیکھنے میں بہت مختلف تھا

وہ گھر اندر سے کسی محل کی طرح تھا ارمان ایک
صوفے پر بیٹھا اس وقت اسے دنیا کی ہر خبر بھول
چکی تھی اسے یہ بات بھی عجیب نہیں لگ رہی تھی
کہ ایک بڑے محل نما گھر میں اتنی خوبصورت لڑکی
اکیلی کیوں رہ رہی ہے

ارمان کو نظروں کے حصار میں لیتی بالکل اس کے
سامنے براجمان ہو گئی تھی وہ بھیگا ہوا تھا تو
ایک ٹاول اسے دے کر پھر سے سامنے آہ بیٹھی
تھی اس کے چہرے پر پھسلتی نظریں بار بار
اسے بہکا رہیں تھیں مگر ارمان کو سب سے
حسین اس کی آنکھیں لگیں تھی

جو بلو کلر کی تھیں دونوں جانب خاموشی تھی
ارمان نظریں جھکائے بیٹھا تھا غزل اسے دیکھ رہی
تھی آپ یہاں اکیلی رہتیں ہیں ارمان نے پوچھا تو غزل
مسکرائی جی ایک مختصر سا جواب سامنے سے آیا تھا

ارمان اس کا جواب سن کر بس خاموش ہو گیا

تھا اچھا غزل جی چلتا ہوں میں اب ارمان کھڑا ہوا گزل اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی اتنی کیا جلدی ہے ارمان کچھ دیر روک جاتے آپ غزل نے کچھ دیر پر زور دیا

نہیں غزل جی آپ اکیلی اس گھر میں رہتیں ہیں میرا زیادہ دیر یہاں روکنا اچھی بات نہیں ہے چلتا ہوں تھینکس فور فیور ارمان کہتا دروازے پر پہنچا تو غزل نے اسے پکارا تھا ارمان ارمان اپنا نام سن کر موڑا دوبارہ کب آئیں گے آپ ہم سے ملنے کے لئے

غزل کے سوال پر وہ موڑا جب آپ کہیں ارمان نے

مسکرا کر کہا تو غزل کھڑی ہوئی کل آئیں گے آپ
غزل نے پوچھا تو ارمان نے اثبات میں سر ہلا یا
اور در واہ کھولتے ہی حویلی سے باہر چلا گیا
ارمان کے جاتے ہی حویل کا دروازہ بند ہو گیا
تھا

وہ چیخیں جو ہر روز اس حویلی سے بلند ہو تیں
تھیں آج ہنسی میں بدل چکیں تھیں وہ حویلی
ہسنے کی آوازوں سے گونج رہی تھی ارمان اپنی کار
میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہوا تھا گھ کیسے پہنچا
تھا کچھ علم نہیں بس گھر آتے ہی کمرے
میں جا کر سو گیا تھا بے خبر

صبح ہو چکی تھی ارمان کا موبائل جانے کب سے بج رہا تھا مگر نیند کھلنے میں اتنا وقت لگا تھا ادھی کھلی آنکھوں سے کال کو اٹینڈ کیا تھا اہل کال پر تھا ہیلو ارمان نے جمائی لیتے ہوئے کہا ارمان کہاں ہو تم ہم کب سے کال کر رہے ہیں میں پریشان ہو گیا تھا

اہل نے کہا تو ارمان نے آنکھیں کھولیں وہ سامنے کا منظر دیکھ کر سچ میں چونک چکا تھا وہ رات میں گھر آیا تھا اسے اچھی طرح یاد تھا مگر پھر سے اس حویلی میں وہ کیسے پہنچا تھا یہ بات سمجھ سے باہر تھی وہ اس سیاہ حویل کے ایک عالیشان محل نما کمرے میں سویا ہوا تھا

وہ خوشبو جو کل رات کو اس نے اپنی سانسوں میں
اترتی محسوس کی تھی وہ پھر اسے آ رہی تھی
کمرے کا دروازہ کھولنے پر سامنے وہی حسین چہرہ
تھا مسکراہٹ چہرے پر اتنی ہی خوبصورت تھی
صبح تھی یا نہیں یہ معلوم نہیں تھا مگر وہ چہرہ
کسی چاند کی طرح چمکتا اسے اندر تک دیوانہ
کر رہا تھا

ارمان اہل کی کال کو کٹ کر کے بس اس میں کھو
گیا تھا غزل میں رات میں جا چکا تھا جہاں تک
مجھے یاد ہے واپس کیسے ارمان نے کہا تو غزل
مسکرائی ہمارا آپ کو دیکھنے کا من کیا تو ہم

آپ کو پھر یہاں لے آئے غزل نے گھمبیر لہجے میں
کہا تو ارمان مسکرایا مذاق اچھا کرتی ہیں آپ

آپ کو بہت تیز بخار ہو رہا تھا ارمان تو ہم آپ
کو بارش میں بے ہوش نہیں چھوڑ سکتے تھے
اسی لئے جنگل سے واپس لے آئے آپ کو غزل
اس کے پاس بیٹھ کر اس کے ماتھے کو چھوتے
ہوئے بولی ارمان نے نظریں جھکائیں اس کے
ہاتھ کا نرم لمس ماتھے پر محسوس کر کے

آنکھیں موند گیا تھا غزل آپ ارمان نے دوبارہ
آنکھیں کھولیں تو وہ اپنے کمرے کے بستر پر تھا
پاس کوئی نہیں تھا یہ سب کیا ہو رہا ہے سمجھ سے

باہر تھا ارمان اس سب کو اپنا وہم سمجھ کر
بھول گیا تھا اور کچن میں اپنے لئے کچھ بنانے
کے لئے گیا تھا

مگر سامنے ناشتہ بنا پڑا تھا کیسے کس نے یہ سب
کیا تھا سوچ کر پریشان تھا موبائل پھر سے بج
رہا تھا تو ارمان کمرے میں پہنچا تھا ہیلو
ارمان تمہارے لئے ایک نوکر ہائیر کیا ہے میں
نے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم کیوں نہیں آئے
ہمارے ساتھ میں گھر آہ کر تمہیں
اچھے سے سمجھاتا ہوں سب کچھ ارمان

اہل نے دھمکی دی تو ارمان مسکرایا بھائی نور کیسی

ہے اب ارمان نے فوراً ہی بات کو پلٹا اس میں ہی

اس کی بھلائی تھی اب بہتر ہے وہ تم آہ جاو یہاں

ارمان خالہ تمہیں بہت یاد کر رہی ہیں اہل نے کہا

تو ارمان نے اثبات میں سر ہلایا میں آہ جاوں گا

کچھ دنوں تک ارمان نے کہا اتنے میں ہی کال

کٹ چکی تھی

ارمان نے موبائل کو دیکھا جو کہ کم بیٹری کی وجہ

سے سوئچ اف ہو گیا تھا ارمان کے سامنے ایک عجیب

سی بوڑھی عورت کھڑی تھی وہ ناشتہ کس نے بنایا

تھا یہ اب اسے معلوم ہو گیا تھا ارمان نے ناشتہ کیا

اور اپنے روم میں گیا غزل نام تھا اس لڑکی کا

وہ دیکھنے میں خاصی خوبصورت ہے ارمان نے مسکرا
کر کہا خاصی نہیں وہ بہت زیادہ خوبصورت ہیں
سب کہتے ہیں اس حویلی میں کوئی روح ہے ڈائن
ہے پر مجھے تو انھیں دیکھ کر ایک پل کے لئے
بھی ایسا نہیں لگا وہ تو اتنی دلکش اور حسین تھیں
کہ ان کو دیکھ کر کسی کو بھی عشق ہو جائے

میں اس حویلی کے اندر گیا تھا اور زندہ واپس
بھی آیا ہوں پر پھر سے ان سے ملنے کا من کر رہا ہے
میں جا رہا ہوں پھر سے ان سے ملنے کے لئے پھر کچھ
دنوں تک مجھے خالہ سے ملنے بھی جانا پڑے گا پھر پتا
نہیں دوبارہ کبھی غزل سے مل بھی پاؤں گا یا نہیں

ارمان تیار ہو کر اپنے بال سیٹ کرتا کمرے سے باہر
نکلا وہ نوکرانی جیسے ارمان کے کھانے پینے کا خیال
رکھنا تھا وہ ابھی تک ڈائینگ ٹیبل سے برتن آٹھا
رہی تھی ارمان نے اسے دیکھا پر اس پر خاص دھیان
نہ دیتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا

وہ بوڑھی عورت ارمان کے جاتے ہی غائب ہو چکی
تھی ارمان جنگل کے بیرونی حصے میں کار روک
کر تیز قدموں کے ساتھ جنگل کے اندر بھاگا اس
سے ملنے کی چاہت کس قدر تھی وہ کسی کو بتا
بھی نہیں سکتا تھا ارمان بھاگتا ہوا جنگل
کے بیچ و بیچ آہ کھڑا ہوا تھا

پر رات میں وہ اس حویلی تک کیسے پہنچا تھا کچھ
سمجھ نہیں پا رہا تھا کب سے جنگل کے چکر
لگا کر اس حویلی کو ڈھونڈ رہا تھا پائل کی آواز
سماعتوں سے ٹکراتے ہی موڑا تھا سامنے وہی
روحانی حسن تھا ارمان آہ گئے آپ غزل نے کہا
اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ جنگل میں
لے کر چل پڑی

اس کے قریب ہونے سے وہ اپنے ہوش کھو بیٹھتا
تھا بالکل کل رات کی کفیت اسے اب بھی محسوس
ہو رہی تھی وہ اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئی تھی
غزل کے ہاتھوں کا نرم لمس اس کی کلائی پر محسوس

ہو رہا ہے غزل نے اسے ایک صوفے پر بیٹھایا کیسے ہیں
آپ بخار تو نہیں ارمان کے ماتھے کو چھو

کر بولی اور بالکل اس خواب کی طرح اس کے ماتھے
کو ہاتھوں سے چھوا ارمان اس کا لمس محسوس کر
کے آنکھیں موندنا چاہتا تھا مگر یہ پھر کوئی خواب
نہ نکلے اور وہ اس سے دور نہ ہو جائے اسی لئے آنکھیں
بند نہیں کیں تھیں

غزل کی کلائی کو ہاتھوں میں لیے اس کی نظروں میں
ڈوبا تھا غزل آپ سے ملنے کے بعد لگ رہا ہے کہ مجھے
آپ سے محبت ہو جائے گی ارمان نے کہا تو غزل مسکرائی
آپ کو ابھی نہیں ہوئی محبت ارمان غزل مسکرا کر

اپنا ہاتھ چھڑاتے وہاں سے چلی گئی تھی ارمان کچھ پیں گے
آپ غزل کی آفر بری نہیں تھی وہ جگہ ضرورت سے
زیادہ ٹھنڈی تھی

کوفی ارمان نے کہا اور اپنی جیکٹ کو ٹھیک کرتا بیٹھا
غزل نے ایک گولڈن کلر کا بلینکٹ ارمان پر اوڑھا
یہاں موسم کچھ زیادہ ٹھنڈا رہتا ہے غزل نے اس
کے بازوں کو چھو کر اسے گرمائش دی تھی اور
اس پر بلینکٹ اوڑھ کر خود وہاں کے کچن
میں چلی گئی تھی

ارمان بلینکٹ اوڑھ کر بیٹھا اور آنکھیں بند کیں

آنکھیں کھولنے پر اچانک ایک ڈراونا چہرہ اس کی

نظر کے سامنے آیا تھا جیسے دیکھ کر ارمان چیخا

غزل باہر نکلی کیا ہوا ہے ارمان غزل نے اس کی

طرف دیکھا یہاں کوئی عجیب سا آدمی

کھڑا تھا ارمان نے کہا

اور موڑ کر دیکھا

پر وہاں کوئی نہیں تھا غزل نے ارمان کا ہاتھ پکڑا

آپ میرے ساتھ چلئے غزل اسے اپنے ساتھ کچن میں

لے آئی تھی وہ سوچ میں الجھا ہوا تھا ارمان کی طرف

دیکھ رہی تھی ارمان کیا ہوا ہے اتنے پریشان کیوں

ہیں آپ غزل نے اس کے ہاتھ سے کپ لیا

جو وہ کافی دیر سے پکڑے ہوئے تھا پر کوفی نہیں

پی رہا تھا وہاں کوئی تھا غزل ڈراونا ارمان نے کہا

تو غزل نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیا مت ڈرئے

ارمان میرے ہوتے ہوئے کوئی آپ کو چھو بھی نہیں

سکتا غزل نے اس کے گالوں پر ہاتھ کو نرمی

سے رگڑا

ارمان تو اس وقت کچھ ڈرا ہوا تھا مگر وہ اس کے

چہرے کو قریب کر کے کھڑی تھی ارمان کا دھیان غزل

کے چہرے پر گیا جو اس کے کچھ ہی فاصلے پر

تھا ارمان نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی تھی مگر پیچھے

دیوار تھی اس کے قریب ہوتے ارمان کے نیچلے لب

کو ہونٹوں میں دبائے اس ہونٹ کو سک کر رہی تھی

ارمان اس سیچویشن کو سمجھ نہیں پا رہا تھا مگر

اس کی ہونٹوں کی نرمی ارمان کو بہکانے میں کامیاب

ہو گئی تھی ارمان نے اسے کمر سے جکڑتے اس کا رخ

موڑ کر دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا تھا

اس کی سانسوں پر قابض ہو چکا

تھا پل بھر کے لئے سبھی ڈر دور ہو چکے تھے

غزل نے اس کے بالوں میں ہاتھوں کو چلایا ارمان

مدہوش ہو چکا تھا غزل نے اس کے سر پر ہاتھ

پھیرا تو بے ہوش ہو کر زمین پر جا گرا تھا غزل

نے اسے مسکرا کر دیکھا اور وہاں سے چلی گئی

تھی باہر نکلو غزل نے کہا تو ایک کالے رنگ کا

سایہ ہوا میں اڑتا اس کے سامنے آہ کھڑا ہوا

تھا

میں نے منع کیا تھا کہ جب ارمان یہاں آئیں تو تم

میں سے کوئی بھی یہاں نہیں آنا چاہیے تم نے انھیں

ڈرا دیا ہے غزل نے ہاتھ سے کسی جادو کا استعمال

کیا تو ارما کا بے جان وجود کچن سے سیدھا صوفے

پر آہ گیا تھا غزل نے اس پر بلینکٹ اوڑھایا

میں نے منع کیا تھا تو کیوں آئے یہاں پر غزل نے

موڑ کر اس سایے کی طرف دیکھا اس سایے نے اپنے

چہرے سے نقاب ہٹایا اس کا چہرہ ڈراونا اور خوفناک

تھا یہ وہی چہرہ تھا جسے دیکھ کر نور ڈری تھی

میں دیکھنے آیا تھا

کہ کون ہے وہ جس کا اتنا انتظار کیا ہے تم نے یمشینا
اس سایے نے کہا تو وہ مسکرائی دیکھ لیا تم نے
اب جاو اور جب تک ارمان یہاں ہیں دوبارہ مت آنا
ورنہ تم مجھے اچھے سے جانتے ہو میرے ارمان کو
میرے ہوتے ہوئے کچھ بھی ہو یہ میں ہونے نہیں دوں
گی

اب جاو یہاں سے اور میری حویلی میں دوبارہ دیکھنا
بھی مت وہ کہہ کر ارمان کی طرف دیکھنے لگی جب
اسے معلوم ہو گا کہ تم ایک انسان نہیں جن زادی
ہو تو کیا کرئے گا یہ تمہیں چھوڑ دے گا وہ

سایہ بولا اور چہرے کو پھر سے چھپا کر

کھڑا ہوا

چلتا ہوں اب یمشینا تم رہو اپنے محبوب کے ساتھ

وہ کہہ کر پل بھر بھی ہی وہاں سے غائب ہو گیا

تھا غزل نے اس پر بلینکٹ اوڑھایا ہم کبھی جدا نہیں

ہوں گے ارمان ہمیشہ ایک ساتھ رہیں گے آپ

نے پہلے ہی بہت انتظار کروایا ہے مجھے

اب مزید انتظار نہیں کر سکتی ہم ہمیشہ ساتھ

رہیں گے کبھی الگ نہیں ہوں گے غزل کہتی اس

کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند گئی تھی ارمان

کا انتظار وہ پیچھس سال سے کر رہی تھی آج سے

پچیس سال پہلے یہ سیاہ حویلی آباد تھی وہاں

رہنے والے لوگ

بہت امیر اور کبیر تھے بہت اچھے

لوگ رہتے تھے مگر ان لوگوں کے ساتھ ساتھ

وہاں رہتے تھے کچھ عجیب لوگ بھی اس حویلی میں رہنے والے انسان یہ

نہیں جانتے تھے کہ ان کے آنے سے پہلے

ہی اس جگہ پر کوئی اور بھی رہتا تھا وہ جگہ پر اسرار

تھی کیونکہ وہ خاندان انسانوں کو نہیں جنات کا

تھا وہ جنوں کا خاندان اس سیاہ حویلی کا مکین

تھا

وہاں پر بظاہر کچھ دیکھائی نہیں دیتا تھا مگر

وہاں موجود لوگ اس جگہ کے سیاہ پہلو سے آگاہ

تھے وہاں پر اکثر جانے والے لوگ ایسی چیزوں کو محسوس

کرتے تھے جو بیان نہیں کی جا سکتیں تھیں وہ لوگ

جو اس سیاہ حویلی کو خرید کر وہاں رہنے کے لئے

آئے تھے ان ان کو بھی وہاں پر غیر معمولی سر گرمیاں محسوس ہوئیں تھیں

یمشینا بھی

اسی خاندان کی بیٹی اور ایک جن زادی تھی

بچپن میں یمشینا اپنی بہن رونیشا کے ساتھ اکثر

کسی جانور کا روپ بدل کر جنگل میں کھیلنے جاتی

تھی آج بھی وہ ویسے ہی کھیل رہے تھے کہ اس سیاہ

حویلی میں قتل ہوا تھا اس حویلی میں موجود جنات

کا اور ان کے قتل کی وجہ وہ گاؤں کے لوگ تھے

جو اس حویلی کو پراسرار ثابت کر کے ہڑپنا چاہتے
تھے اس حویلی کی لالچ میں ان لوگوں
نے اس حویلی کو جلا کر یہ ثابت کیا تھا کہ وہاں
پر جنات کا سایہ ہے اور وہ حویلی کسی بھی انسان
کے رہنے کے قابل نہیں ہے یمشینا جو کہ اپنی
بہن رونیشا کے ساتھ سیاہ حویلی کی پیچھلی
جانب کھیل رہیں تھیں

رونیشا اپنے گھر کو جلتے دیکھ کر گھر کے اندر
بھاگی تھی مگر یمشینا وہاں پر ڈر کر بیٹھ گئ
تھی اس وقت وہ ایک بلی کے روپ میں تھی اور
اپنی بہن کے ساتھ کھیل رہی تھی وہ ڈر کر

سڑک کی طرف بھاگی تھی اور ٹکرائی تھی سیدھی
ایک بچے کی سائیکل سے

وہ بلی کے روپ میں موجود جن زادی تھی جو
کہ سخت زخمی تھی وہ بچہ اس کی مدد کرنے کے
لئے اسے اپنے گھر لے آیا تھا اور اسے گھر لا کر اس کی
مرہم پٹی کر کے اسے اپنے پاس ہی رکھنا چاہتا
تھا کچھ دنوں تک اس کی بلی کی دیکھ بھال کی
گئی تھی پھر وہ بلی وہاں سے کہیں چلی گئی تھی

جس کے بعد وہ بچہ بہت رویا تھا وہ ہمیشہ
اس بلی کے ساتھ رہنا چاہتا تھا مگر وہ بلی اسے
چھوڑ کو چلی گئی تھی اس بات کا افسوس اسے

تھا وہ بچہ ارمان تھا جو کہ یمشینا کو بچا کر
اپنے گھر لایا تھا یمشینا ہمیشہ سے اس کے ساتھ
تھی

پر وہ مکمل طور پر اسے تب ہی پا سکتی تھی جب
وہ خود اس حویلی تک آتا بچپن میں کیا گیا
ارمان کا احسان ارمان کے لئے اس کی محبت کی
وجہ تھا یمشینا اپنے ماں باپ
کی موت کا بدلا ان گاوں والوں سے بہت خوب
لے چکی تھی جو لوگ اس سازش میں شامل تھے
وہ کئی کو مار چکی تھی اور کتنوں کو آج بھی
وہ کسی اذیت میں مبتلا کیے ہوئے تھی

وہ لوگ اس سیاہ حویلی کو حاصل کرنا چاہتے تھے

اور اسی لالچ میں یمشینا کا سارا خاندان مارا گیا

تھا یمشیان اس سیاہ حویلی پر اس لئے قابض تھی

تاکہ وہ لوگ اپنے خواہش کو پورا نہ کر سکیں یہ

اس کا گھر تھا اور وہ اپنے گھر سے کہیں نہیں جائے

گی یہ اس کا فیصلہ تھا

ارمان کا کئی سالوں سے انتظار کر رہی تھی وہ ہر

وقت اس کے آس پاس ہوتی تھی مگر وہ اس کے قریب

نہیں جا سکتی تھی نہ ہی اس چھو سکتی تھی اس

وقت تک جب تک وہ خود اس کے قریب نہ آنا

چاہیے پر وہ کل رات کو اس کے گھر آیا تھا اور

اس کے ہاتھوں کو چھو کر دیکھا تھا

وہ انسان ہے یا کوئی اور مخلوق معلوم کرنے کے
لئے اس وقت وہ پوری طرح یمشینا کے قابو میں تھا
وہ کل رات سے اس جگہ سے کہیں گیا ہی نہیں تھا
مگر اسے یہ وہم ہو رہا تھا کہ وہ وہاں سے گھر
گیا تھا اور پھر لوٹا ہے وہ بوڑھی عورت جو اسے
دیکھائی دی تھی وہ سایہ تھا جو اس جنگل
میں رہتا تھا

یمشینا کی مدد کرنے کے لئے وہ سایہ اکثر ہی ارمان
کے گھر جایا کرتا تھا نور کو ڈرانے والا بھی وہی تھا
اور اس ہاسپٹل میں بابا بن کر جانے والا بھی وہی تھا
یہ سارے عمل صرف ارمان کو اس جنگل میں لانے

کے لئے کیے گئے تھے یمشینا ارمان کے پاس بیٹھی
اسے دیکھ رہی تھی

وہ سو رہا تھا بس کیجئے ارمان اب آٹھ جائے کتنا سویں
گے میں نے اتنے سال تک آپ کا انتظار کیا مجھ سے بات نہیں
کرنی آپ کو یمشینا نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو
ارمان نے آنکھیں کھولیں اور مسکرا کر اسے دیکھا
غزل آپ یہاں پر ارمان نے کہا تو وہ مسکرائی

ارمان آٹھ کر بیٹھا اور اپنے لبوں کو چھوا آخری بار
ان دونوں کی بیچ کیا ہوا تھا یہ یاد کی کیا تھا مگر
خاموش تھا میں کب سے سو رہا ہوں یہاں پر غزل
ارمان نے پوچھا تو وہ کھڑی ہوئی کل رات سے اس

نے نرمی سے کہا اور صوفے پر بیٹھی مطلب میں کل
گھر نہیں گیا تھا

ارمان نے سر پر ہاتھ رکھا جو گھوم رہا تھا شاید کوئی
خواب تھا ارمان نے اپنے لبوں کو چھو کر کہا
ارمان بیٹھا ارمان کچھ کھائیں گے آپ پوچھتی ہوئی
کھڑی ہوئی نہیں نہیں گھر جاوں گا میں ارمان
کہہ کر کھڑا ہوا ارمان کیا جلدی ہے گھر جانے
کی میرے پاس کچھ دیر جائے نا میں کب سے آپ
کے جاگنے کا انتظار کر رہی تھی

اب میرے انتظار کو اس طرح ذائل مت کیجئے
وہ کہتی ہوئی کچن میں چلی گئی تھی ارمان کو

خواب کا منظر یاد آیا تو وہاں سے بڑے بڑے ڈگ بھرتا

کچن میں چلا گیا تھا گھر کی طرح ارمان کی نظریں

اس جگہ کو دیکھ کر بھی روک گئی تھی وہ جگہ

بالکل اس لڑکی کی طرح ضرورت سے زیادہ خوبصورت

دیکھائی دے رہی تھی حالانکہ ایسا نہیں تھا

وہ جگہ ایک سنسان ویران جگہ تھی پر غزل نے

اس کے دماغ کو قابو کر رکھا تھا اور ارمان کو یہ

سب اور وہ لڑکی اتنی حسین دیکھ رہی تھی

ارمان سب کچھ دیکھ کر مسکرایا بہت پیارا

ہے آپ کا گھر غزل ارمان نے تعریف کی اور

کچن کاونٹر سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

آپ سے ایک بات پوچھوں اگر آپ برا نہ مانیں تو ارمان نے پوچھا تو وہ مسکرائی پوچھے آپ یہاں پر اکیلی کیوں رہتیں ہیں ارمان نے پوچھا تو یمشینا نے اس کی طرف گہری نظر ڈالی اکیلی کہاں ہوں میں ارمان آپ میرے ساتھ ہیں تو غزل کی بات سن کر ہلکا مسکرایا پر میں تو چلا جاوں گا نا

تھوڑی دیا تک ارمان نے کہا تو وہ موڑی ایسے کیسے چلے جائیں گے آپ ارمان میں نے آپ کے یہاں آنے کا بہت انتظار کیا ہے اب اتنی آسانی سے تھوڑے نا جانے دوں گی ارمان کو معنی خیز نظروں سے دیکھتی ہوئی موڑی

اور اپنے کمر کے .بیکھرے بالوں کو کندھے پر ڈال کر
ارمان کے لئے کچھ کھانا بنانے لگی ارمان جو اس
کے عین پیچھے کھڑا اس کی کمر پر ڈیپ گلہ ہونے
کی وجہ سے اس کی کمر کو دیکھ رہا تھا یمشینا مسکرائی
ارمان میرے بال باندھ دیجئے یمشینا نے کہا تو ارمان
اس کے قریب کھڑا ہوا

اور اس کے بڑے بڑے گھنے بالوں کو چھو کر اپنے
چہرے کے قریب کرتا ان بالوں کی خوشبو کو محسوس
کرنے لگا اس کے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھتا
ان پر کیچر لگا گیا تھا ارمان مجھے چھوڑ تو نہیں
جائیں گے نا آپ غزل نے کہا تو ارمان نے آنکھیں موندئیں

نہیں جاوں گا غزل کبھی آپ کو چھوڑ نہیں جاوں گا اس

کے پیٹ پر ہاتھ رکھتا اس کی پشست کو سینے سے لگاتا

آنکھیں موند کر چہرہ اس کی گردن میں چھپا رہا تھا

ہمشہ آپ کے ساتھ رہوں گا وہم گمان حقیت

سب اسی موڑ پر حتم ہو چکا تھا

وہ ہر روز اس سے ملنے کا وعدہ کر کے وہاں سے

جاتا تھا اور ہر روز وہاں اس سنسان حویلی میں اس

سے ملنے آتا وہ اس کی گود میں سر رکھ کر اس سے بہت ساری باتیں کرتا وہ

بیٹھی اس کی بتیں سنتی اور اس کا ماتھا

چوم کر اسے وادع دیتی آج بھی وہ وہیں پر موجود

تھا

دو ماہ سے یہ سلسلہ چل رہا تھا پر اب یہ سلسہ کتنا
اور چلنے والا تھا کوئی نہیں جانتا تھا دو ماہ کے
بعد اہل واپس آیا تھا کیونکہ ان دو ماہ کے دوران
ارمان نے ایک بار بھی اسے کال نہیں کی تھی وہ
کہاں ہے کیسا ہے کسی کو کچھ معلوم نہیں تھا

اہل کے گھر پہنچنے پر گھر ویران تھا گرد گھر
کے ہر کونے پر تھی وہ پیچھلے دو ماہ سے گھر نہیں
آیا تھا وہ دو ماہ سے اس سیاہ حویلی کے دروازے
کے باہر بھی نہیں نکلا تھا وہ آج سے دو ماہ پہلے وہاں
گیا تھا اور پھر وہ واپس نہیں لوٹا تھا

ورمان اس غزل سے محبت کرتا تھا اور ہر روز اس
سے ملنے آتا تھا یہ صرف اس کا خیال تھا وہ اس سے
باتیں کرتے ہوئے روز سو جایا کرتا تھا اور یمشینا اسے
اپنے جادو سے روز یہی خواب دیکھتی تھی کہ وہ اپنے
گھر جاتا ہے اور پھر لوٹ کر اس سے ملنے آتا ہے
مگر یہ سب صرف اس کی نظر کا دھوکہ تھا

وہ اسے وہاں قید کر چکی تھی اپنے قابو میں کر کے ہمشیہ
اسے اس جگہ رکھنا چاہتی تھی وہ اب مکمل طور پر یمشینا
کے کنڑول میں تھا اور کوئی بھی اس کا مقابلہ نہیں کر
سکتا یہ وہ جانتی تھی اہل پریشان تھا نہ تو اس کا
موبائل اس کے پاس تھا نہ ہی وہ کچھ بتا کر گیا
تھا

ارمان کے کھو جانے کی خبر کسی کے پاس نہیں تھی وہ
کہاں گیا تھا کوئی نہیں جانتا تھا پر اہل اس کے بارے
میں اپنی خالہ سے بہت کچھ جان کر آیا تھا ارمان بچپن
میں ایک آسیب کا شکار ہو گیا تھا جس کے بعد اس کو
ایک اچھے بابا کے پاس اس کی امی اور بابا لے کر گئے تھے

جس کے بعد وہ ٹھیک ہو گیا تھا مگر ان بابا کے کہنے
کے مطابق ارمان کو اس جنگل سے دور رکھا جائے یہی کہا
گیا تھ اسی لئے ارمان اور ان کی فیملی اس گاوں کو چھوڑ
کر دوسری جگہ شفٹ ہوئے تھے اسی حادثے کے کچھ وقت
کے بعد ارمان کے امی اور بابا کی موت ہو گئی تھی

اوران کی خالہ انھیں وہاں سے لے کو ابروٹ چلیں گئیں
تھیں ارمان کا اچانک کھو جانا اس کی خالہ کے دل میں کھٹک
رہا تھا کہیں وہ اس جنگل میں تو نہیں گیا یہ سوچ کر ہی
وہ پریشان تھیں اقراہل کے ساری بات بتانے پر خود
بھی وہاں سے واپس لوٹیں تھیں

ارمان کے کھو جانے کی خبر پولیس اسٹیشن میں عروج
پر تھیں پر کوئی ثبوت نہیں مل رہے تھے وہ کہاں
گیا ہے کیسے گیا ہے کچھ معلوم نہیں ہو رہا تھا
وقت مٹھی سے ریت کی طرح پھسلتا جارہا تھا

مگر اس کی خبر نہ ہونے کے برابر تھی ارمان آٹھ ئے

کچھ کھا لیجئے محبت سے اس کے پیٹھ پر ہاتھ
رکھتی اسے جگا رہی تھی اپنی برہنہ پیٹھ پر
اس کا نرم لمس محسوس کر کے مسکرایا اور
اس کھینچتا اپنے اوپر لیٹا یا غزل نے بھی آنکھیں
موند کر اس کے سینے پر سر رکھا

غزل آپ اور میں نے نکاح کیا ہے یہ بات میرے گھر
والوں کو اب بتا دینی چاہیے ہے نا میں کتنے دنوں
سے گھر بھی نہیں گیا سب پریشان ہو رہے ہوں
گے ارمان نے اس کی پیٹھ سہلائی آپ کا گھر میں
کوئی نہیں ہے ارمان میں ہی آپ کا گھر ہوں
یہ ہی ہماری دنیا ہے غزل نے اس کے سر پر ہاتھ
پھیرتے پھر سے کوئی جادو چلا دیا تھا اور وہ پھر سے

مدہوش ہو گیا تھا باقی سب چیزوں کی طرح
اس کا نکاح غزل سے ہوا ہے یہ بھی صرف اس
کا خیال تھا

ارمان کا اچانک اس طرح گم ہو جانا بہت ہی پریشان
کن بات تھی اسی لئے عریشا بیگم نے اسی بابا کو
اپنی مدد کے لئے بلا لیا تھا جن سے بچپن میں بھی
ارمان کا روحانی علاج کروایا تھا بہت منت و
سماجت کے بعد وہ بابا ان کے ساتھ چلنے کو تیار
تھے

وہ اس بابا کے ساتھ اس پراسرار جنگل میں قدم

رکھ چکے تھے عریشا بیگم کی بار بار درخواست پر

وہ اس جگہ آہ گئے تھے اور وہاں موجود غیر معمولی

حرکتیں انھیں محسوس ہو رہیں تھیں ارمان کہاں

ہے سب کچ انھیں دیکھائی دے رہا تھا وہ کس کے

قابو میں ہے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا

اس جن زادی نے تمہارے بھانجے کو جادو سے اپنے قابو

میں کیا ہے اور وہ اسے نہیں جانے سے گی وہ اس کے

عشق میں مبتلا ہے اور ارمان اس کا محبوب ہے

اپنے محبوب کو کبھی بھی خود سے دور نہیں جانے

دے گی ہاں مگر کچھ دیر کے لئے اگر ارمان پر

سے اس کا جادو ہٹ جائے اور وہ خود اس

حویلی سے باہر نکل آئے تو ہم کامیاب ہو سکتے

ہیں

کچھ دیر کے لئے

اسکو روک سکتا ہوں اور سیاہ حویلی کا دروازہ کھول

سکتا ہوں اس کے بعد بھی اگر وہ لڑکا باہر نہ آہ سکا

تو اس کی موت اندر ہی ہو جائے گی اس روح کے

ساتھ کیونکہ میں نے سیاہ حویلی کے گرد پڑھائی

کی ہوئی کیلیں لگوا دیں ہیں جسکے اثر سے وہ

جن زادی کچھ ہی دیر میں بالکل کمزور ہو جائے

گی اور مر جائے گی

اس بابا نے اپنے شیطانی ارادے ان کے سامنے کھول دیے

تھے پر انھیں اس روح سے کیا لینا دینا تھا انھیں تو
مطلب تھا صرف ارمان سے اور اس کا باہر نکل آنا
بہت بڑی بات ہو گئی اہل اور عریشا بیگم کو پیچھے
ہونے کا اشارہ دیتے اس بابا نے کچھ پڑھنا شروع کیا
تھا

غزل اور ارمان ہر روز کی طرح آج بھی باتیں کر رہے تھے
ارمان اس کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا اور غزل اس
کے بالوں کو سہلا رہی تھی حویلی میں چار اور
گونجنے والی آواز کانوں سے خون نکال لینے جتنی
خولناک تھی غزل نے کانوں پر ہاتھ رکھا ارمان
بھی کانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا تھا

غزل اسے دیکھ کر رو پڑی تھی وہ جانتی تھی کہ یہ
ان کے ساتھ کا آخری دن تھا پھر وہ بچھڑ جائیں
گے ارمان کے گلے لگتی اس کے کانون پر ہاتھ رکھ
گئی تھی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو پانی نہیں
تھے خون تھے ارمان کے جدا ہو جانے کا غم
اسے خون کے آنسو رلا رہا تھا

ارمان میں آپ کے بنا نہیں رہ سکتی ہوں میں نے
اتنے برس آپ کا انتظار کیا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو
پڑی تھی مجھ سے اس بار آپ کی جدائی برداشت نہیں ہو گی
اس بار میں خود کو مار ڈالوں گی کیونکہ اس حویلی
کی قید آپ کے بنا مجھ سے برداشت نہیں ہو گی وہ سسک رہی تھی

ارمان نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیلا کر اس کی کمر سہلائی وہ کیوں رو رہی ہے کیا ہوا ہے وجہ کیا ہے کچھ بھی وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ آواز غزل کے کانوں سے خون بہا دینے میں کامیاب ہو گئی تھی ارمان نے غزل کے کانوں سے بہتے خون کو دیکھ کر اس کے کانوں کو ہاتھوں سے ڈھانپا اور اس کا گال چوم لیا

غزل ہم کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے کوئی ہمیں جدا نہیں کر سکتا ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے ارمان نے اسے خود میں بھینچا حویلی کا دروازہ ٹھک سے کھلا تھا وہ دونوں سامنے بیٹھے تھے ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر بابا نے کچھ پڑھ کر حویلی کے اندر پھونکا

تو غزل ارمان سے تھوڑی دوری پر گری ارمان باہر

آہ جاو اہل باہر سے بولا مگر ارمان کا سارا دھیان

غزل پر تھا وہ زمین پر پڑی کراہ رہی تھی لڑکے آہ

جاو باہر اس بابا نے کہا تو ارمان نے گھر سے باہر

کی طرف قدم بڑھائے میرے ارمان کو مجھ سے مت

چھینو

انھیں مت لے کر جاو غزل کا جسم اس وقت اس

بابا کے قابو میں تھا وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی

ارمان مت جائے چپ کر بابا نے ہاتھ میں پکڑی گڑیا کو گلہ

دبوچا تو غزل خاموش ہو گئی تھی ارمان اس بابا کے

قریب جا کر کھڑا ہوا وہ ہاتھ میں پکڑی اس گڑیا

میں سوئیاں چبھا رہا تھا اور وہاں چیخ رہی تھی

ارمان نے اس بابا کے منہ پر رکھ کر مو کا مارا اور
اس کے ہاتھ سے وہ گڑیا لے لی میر غزل کو کوئی تکلیف
پہنچائے گا تو اس کی جان لے لوں گا ارمان نے اس بابا
کو حویلی کے دروازے سے لات مار کر سیدھا گھر
سے باہر پھینکا تھا اور اس گڑیا کو لے کر غزل
کے پاس آیا تھا

اسے باہوں میں بھر کر بیٹھا تھا ارمان ہمارا ساتھ شاید
یہیں تک تھا آپ چلے جائے میں تھوڑی دیر تک مر جاوں
گی آپ چلے جائے ارمان مجھے میرے حال پر چھوڑ
دیجیے نہیں غزل میں نہیں جاوں گا ارمان نے

اس کا ماتھا چوما ہم ساتھ جیں گے اور ساتھ
ہی مریں گے آپ زندہ نہیں رہیں گی تو میرا
جینے کا کیا فائدہ

ارمان نے اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے اس خون
کو دیکھ کر بس ضبط کھو دیا تھا ارمان یہاں
آہ جاو تم مر جاو گے یہ حویلی اس کے جادو
کے بنا پر بنی ہے جیسے ہی وہ حتم ہو گی یہ حویلی
ٹوٹ کر بیکھر جائے گی کیا تم بھی مر جانا چاہتے
ہو

بابا نے کہا تو ارمان نے اس کی طرف دیکھا ارمان وہ

سچ کہہ رہے ہیں میری موت ہوتے ہی یہ حویلی ریزہ
ریزہ ہو جائے گی آپ چلے جائے غزل نے اس بھیجنے کی
ایک اور ناکام کوشش کی تھی اور اس کے چہرے کو
چھو کر نرمی سے اپنا ہاتھ اس کے گال پر رکھا

مجھے فرق نہیں پڑتا غزل میں آپ کو چھوڑ کر نہیں
جاوں گا ارمان نے اسے کے بے جان ہوتے وجود
کو اپنے سینے سے لگا لیا وہ سب باہر کھڑے ارمان
کی بے وقوفیاں دیکھ رہے تھے اہل اسے باہر
لے جانے کے لئے اندر آنا چاہتا تھا پر غزل نے
دروازے کو بند کر دیا تھا ارمان کے سینے سے
لگی وہ مسکرا رہی تھی

ارمان اسے گود میں اٹھائے صوفے پر لے کر آیا تھا اور
اسے پھر سے باہوں میں بھر کر بیٹھ گیا تھا ارمان آپ
کے ساتھ گزرے ہر لمحے کو میں نہیں بھول پاؤں گی
میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں اور ہمیشہ کرتی
رہوں گی غزل کہتی ہوئی آنکھیں موند گئی تھی

ارمان نے پاس پڑی پھولوں کی ٹوکری سے چاکو
نکال کر اپنے پیٹ میں گھونپ لیا تھا وہ اس کی باہوں
میں مر گئی پڑی تھی اور وہ اپنی جان کھو چکا تھا ایک
دوسرے کے ساتھ ہمیشہ رہنے کے لئے یہ قربانی
دی گئی تھی یمشینا کی موت کے بعد ہی وہ
وہ سیاہ حویلی ٹوٹ کر بیکھر گئی تھی

اس کے گھر والے جو اسے لینے آئے تھے ناامید ہو کر لوٹ
اگئے تھے اس نے اپنی محبت کو چن لیا تھا یہ جانتے
ہوئے بھی کہ جس سے وہ محبت کرتا ہے وہ ایک
انسان نہیں ہے اس کے ساتھ نبھانے کو وہ اس جنگل
میں چلا گیا تھا

وہ سفید لباس میں ملبوس جنگل میں
گھومنے والی لڑکی کون ہے جاننے کے لئے ہی وہ اس
گاوں میں گیا تھا وہ جنگل سے آتی انجانی مگر مسحور کن
خوشبو کا پیچھا کرتے وہ اس حویلی تک جا پہنچا تھا
اس نے پہلی بار اسے دیکھا تھا اس کا چہرہ اور سراپہ
دلکش اور حسین تھا وہ ماہی نہیں سکتا تھا کہ
اتنی خوبصورت دیکھنے والی لڑکی کوئی بدروح

یاڈائن ہو سکتی ہے اسے عشق ہو گیا تھا اسی

لڑکی سے جس کے سایے سے بھی لوگ ڈرتے تھے ارمان
کو یمشینا کی محبت ابروٹ سے وہاں کھینچ لائی تھی
ارمان کے باضد ہونے پر ہی وہ لوگ واپس اس
جگہ اور اپنے گھر میں آئے تھے ارمان بھی اس سے ملنا
چاہتا تھا وہ تعلق جو اسے بچپن میں محسوس ہوا تھا
وہ بھی اسے محسوس کرنا چاہتا تھا وہ بلی جو اسے
ملی تھی

وہ صرف بلی بن کر ہی اس کے ساتھ اتنے دن تک نہیں
رہی تھی وہ یمشینا بن کر بھی بچپن میں ارمان کے
سامنے آئی تھی اور وہ وعدہ جو ارمان اب نبھا رہا تھا

بچپن میں ہی کیا گیا تھا وہ دونوں جدا ہونے سے
پہلے ایک دوسرے سے وعدہ کر چکے تھے کہ کبھی بھی
ایک دوسرے کو نہیں چھوڑیں گے اور یہ وعدہ ان دونوں
نے نبھایا تھا عشق جسموں کا محتاج نہیں ہوتا
وہ روح سے روح تک اتر جانے کا نام ہے

سامنے کھڑی لڑکی جو اس کہانی کو مکمل کر چکی تھی
اس وقت اس کے لئے اس ہال میں تالیاں گونج رہیں
تھیں سبھی لوگ اسے اپریشئیٹ کر رہے تھے یہ کہانی
سنانے والی نور تھی جو کہ اہل اور ارمان کی چھوٹی
بہن تھی سامنے کھڑے اس کے بھائی بھی سب
کے ساتھ اس کے لئے تالیاں بجا رہے تھے نور
اپنا کار لر کھڑا کرتی ان کے پاس آئی

واہ واہ کیا بات ہے کیا کہانی سنائی تم نے پر یہ بتاو

کہ میرا نام کیوں لکھا تم نے نور کی بچی ہیرو کا نام

تم کچھ اور نہیں رکھ سکتی تھی ارمان نے نور کو گھور

کر کہا کیونکہ آپ مجھے بہت تنگ کرتے ہیں بھائی

اسی لئے آپ کی جوڑی میں یمشینا کے ساتھ بنادی

ویسے کچھ بھی کہو اپنی کہانی کی ہیروئن تھی خوبصورت

ہے نا ارمان کہتا ہوا آگے بڑھا اہل اور نور گھر جانے

کے لئے روانہ ہو رہے تھے بھائی ااپ دونوں گھر

جاو میرا چھوٹا سا کام ہے وہ کر کے آتا ہوں

ارمان نے کہا اور اپنی کار میں بیٹھا اہل اور

نور وہاں سے جا چکے تھے

ارمان اپنے فرینڈ کو پک کرنے کے لئے ائیر پورٹ جا رہا
تھا رستے میں وہ اس کی کار خراب ہوئی تھی
جس کے بعد کار سے باہر کھڑا کال کرنے کی ٹرائی
کر رہا تھا پر ہر کوشش ناکام ہو رہی تھی وہ
جنگل کے باہر کھڑا تھا پائل کے چھنکار کی آواز
کانوں میں گونجی تھی

اس آواز کے پیچھے تھوڑا چلنے کے بعد جنگل کے اندر
داخل ہوا تھا وہ خوشبو جو سانسوں کو مہکا
کر روح میں اتر جائے اس کی سانسوں میں گھل
رہی تھی ارمان گہرے سانس کے ساتھ اس خوشبو

کو اندر کھینچتا اس خوشبو کے پیچھے اس حویلی
کے سامنے آہ کھڑا ہوا وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے اپنے
ساتھ اس حویلی میں لے گئی تھی

وہ کہانی جو کچھ دیر پہلے سنائی گئی تھی اب سچ
ہونے والی تھی وہ اپنے محبوب کو اپنے ساتھ لے
گئی تھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ؛؛

ختم شد